نفسِ المہموم

مولف

رئیس المحدثین آقائی شیخ عباس قمی اعلی اللہ مقامہٗ

مترجم

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید صفدر حسین نجفی صاحب

اعلی اللہ مقامہٗ

پیش کش: سیّد محمد شبر عباس

ناشر

ولی العصر ٹرسٹ ـــــ رتّہ متّہ، ضلع جھنگ

Presented By: https://jafrilibrary.com

جملہ حقوق دائمی بحق السید محمد شبّر عبّاس محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــــ نفس المہموم

مؤلف ـــــــ آقائی شیخ عباس قمی اعلی اللہ مقامہ

مترجم ـــــــ علامہ سید صفدر حسین نجفی صاحب اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی ـــــــ مولانا بختیار الحسن سبزواری

پیش کش ـــــــ سید محمد شبّر عبّاس

سال طباعت ـــــــ بار اوّل ۱۹۹۰ء / بمطابق سنہ ۱۴۱۱ ہجری

تعداد ـــــــ ۵۰۰

مطبع ـــــــ

ہدیہ ـــــــ

ناشر ـــــــ ولی العصر ٹرسٹ رجسٹرڈ ضلع جھنگ

ـــــــ سٹاکسٹ ـــــــ

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور ۱

Presented By: https://jafrilibrary.com

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے متقل کی مشہور و معروف کتاب نفس المہموم آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کتاب حاج شیخ عباس قمی اعلی اللہ مقامہٗ کی تصنیف شدہ ہے جو مفاتیح الجنان، سفینۃ البحار، فوائدِ رضویہ وغیرہ کئی مشہور و معروف کتب کے مصنف ہیں۔ ان کی تعریف کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مانند ہے۔ علم حدیث میں ان کی بے شمار تصانیف موجود ہیں۔ جو عالم تشیع کے لئے مایۂ افتخار ہیں۔ دوسرا ہمیں اس بات کا فخر بھی حاصل ہے کہ حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید صفدر حسین نجفی صاحب اعلی اللہ مقامہٗ۔ سابق پرنسپل جامع المنتظر نے اپنی بہت سی مصروفیات کے بعد اس کتاب کا ترجمہ بکمال مہربانی فرمایا تھا اور اندازہ ہے کہ ولی العصر ٹرسٹ کا کام دیکھتے ہوئے ھدیۃً ترجمہ کر کے عنایت فرمایا تھا۔ یہ آجکل کے مادی دور میں ایک انہونی سی بات ہے۔ ادارہ علامہ صاحب معرف کا تہ دل سے شکر گزار اور ممنون ہے۔ ہماری بدقسمتی کہ اتوار تین دسمبر ۱۹۸۹ء محسن ملت قبلہ سید صفدر حسین نجفی اعلی اللہ مقامہٗ انتقال فرما گئے۔ کیونکہ کتابت مکمل ہو چکی تھی اس لئے نظر ثانی پر کافی دیر لگی۔ آخر میں قبلہ صاحب

Presented By: https://jafrilibrary.com

مرحوم کے عزیز علامہ سید بختیار الحق سبزواری نے زحمت فرمائی اور کتاب مذکورہ کو نہ صرف دوبارہ پڑھا۔ بلکہ اس کی فہرست بھی تیار کی۔ ادارہ قبلہ سبزواری کا تہہ دل سے مشکور ہے۔

ہماری دعا ہے کہ خداوند کریم بوسیلہ چہاردہ معصومین محسن ملت قبلہ سید صفدر حسین رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے اور مومنین سے دعا ہے کہ قبلہ مرحوم کے لئے ایک بار سورۃ الحمد شریف اور تین بار قل شریف تلاوت کریں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

انتساب

میں یہ کتاب شریکۃ الحسینؑ حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کی بارگاہِ اقدس میں بطورِ عقیدت پیش کرتا ہوں مجھے اُمید ہے کہ میری یہ حقیر سی کوشش ثانی زہراؑ کے حضور میں شرف قبولیت حاصل کرے گی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

فہرست

عنوانات	صفحہ
ماخذ کتاب	۱۳
مقدمہ	۱۷
(ولادتِ امام حسینؑ)	۱۷
پہلا باب	۲۳
(فضائل و مناقب)	۲۳
پہلی فصل	۲۴
مختصر مناقب آنحضرتؐ	۲۴
دوسری فصل	۴۱
چالیس احادیث گریہ کے بارے میں	۴۱
دوسرا باب	۸۴
واقعات بیعت یزید	۸۴
پہلی فصل	۸۴
مرگ معاویہ	۸۴
دوسری فصل	۹۱
حاکم مدینہ اور امام حسینؑ	۹۱
تیسری فصل	۹۹
امام کا قبر رسول و مادر و برادر سے وداع	۹۹
چوتھی فصل	۱۰۹
سفر مکہ از مدینہ	۱۰۹
پانچویں فصل	۱۱۵
روانگی حضرت مسلم بن عقیل	۱۱۵
چھٹی فصل	۱۲۲
امام کا اشراف بصرہ کے نام خط	۱۲۲
ساتویں فصل	۱۳۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

عنوانات	صفحہ
ابن زیاد کا کوفہ پہنچنا	۱۳۰
آٹھویں فصل	۱۳۵
شہادت حضرت مسلم و حضرت ہانی	۱۳۵
نویں فصل	۱۷۵
شہادت حضرت میثم بن تمارؓ	۱۷۵
شہادت حضرت رشید ہجریؓ	۱۸۴
شہادت حضرت ابن حجر عدیؓ	۱۹۰
شہادت عمرو بن حمقؓ	۲۰۶
شہادت حضرت کمیل بن زیاد نخعی	۲۱۵
دسویں فصل	۲۱۷
شہادت فرزندان حضرت مسلم	۲۱۷
گیارھویں فصل	۲۲۹
امام حسینؑ کا عزم عراق	۲۲۹
بارھویں فصل	۲۴۲
عراق کی طرف روانگی	۲۴۳
عمرو بن سعید کا خط	۲۴۷
امام حسینؑ کا اہل کوفہ کی طرف خط	۲۵۰
امام کی زہیر بن قین سے ملاقات	۲۵۴
امام کو شہادت مسلم کی خبر پہنچنا	۲۵۸

عنوانات	صفحہ
تیرھویں فصل	۲۶۴
سید الشہداء سے ملاقات حر	۲۶۴
امام حسینؑ کا خطبہ پڑھنا	۲۶۸
چودھویں فصل	۲۷۸
امام کی عبید اللہ بن حر جعفی سے ملاقات	۲۷۸
پندرھویں فصل	۲۸۹
امام حسینؑ کی عمرو بن قیس سے گفتگو	۲۸۹
اور امام کا کربلا پہنچنا	
سولھویں فصل	۲۹۳
زمین کربلا پر نزول امامؑ	۲۹۳
عمر بن سعد کا کربلا پر حاکم بننا	۳۰۱
حبیب بن مظاہر کی تجویز	۳۰۸
یزید بن حصین ہمدانی کی پانی کیلئے کوشش	۳۱۰
امام کی عمر بن سعد سے ملاقات	۳۱۳
سترھویں فصل	۳۱۶
شمر کا کربلا پہنچنا اور اس کی کارستانی	۳۱۶
اٹھارویں فصل	۳۲۳
شب عاشورہ	۳۲۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

عنوانات	صفحہ
خیام کے عقب میں خندق کھودنا اور اس میں آگ جلانا۔	۳۲۹
امام کا بی بی کو دلاسہ دینا	۳۳۱
شب عاشورہ	۳۳۴
انیسویں فصل	۳۳۷
روز عاشورہ	۳۳۷
لشکر ابن سعد سے امام کا خطاب	۳۴۰
امام حسین کا اہل کوفہ سے خطاب	۳۵۱
بیسویں فصل	۳۶۰
جنگ کی کیفیت اور اصحاب حسین علیہ السلام کی شہادت	۳۶۰
حر بن یزید کا امام کی طرف رجوع کرنا	۳۶۳
عبداللہ بن عمیر کلبی کی شہادت	۳۶۸
امام کا ابن حوزہ کو نفرین کرنا	۳۷۱
شہادت حضرت بریر بن خضیر	۳۷۲
شہادت عمرو بن قرظہ انصاری۔	۳۷۶
شہادت حضرت مسلم بن عوسجہ	۳۸۰
عمر سعد کی چال۔	۳۸۶
شہادت حبیب ابن مظاہر رضؓ	۳۸۸

عنوانات	صفحہ
شہادت حضرت حر بن یزید رضؓ	۳۹۱
شہادت حضرت زہیر بن قین	۳۹۶
شہادت حضرت نافع بن ہلال	۳۹۷
شہادت عبداللہ اور عبدالرحمن غفاریین۔	۳۹۹
شہادت حضرت حنظلہ بن سعد	۴۰۱
شہادت شوذب رضؓ اور عابس رضؓ	۴۰۲
شہادت ابوشعثاء کندی رضؓ	۴۰۵
ایک جماعت کی شہادت	۴۰۶
شہادت سوید بن عمرو	۴۰۶
شہادت وہب کلبی	۴۰۸
شہادت چند اور اصحاب حسین رضؓ	۴۱۱
شہادت حضرت جون	۴۱۵
اکیسویں فصل	۴۳۰
خانوادہ رسول کا جہاد	۴۳۰
شہادت حضرت علی اکبرؑ	۴۳۱
شہادت شہدار خاندان رسولؐ	۴۳۹
شہادت حضرت عون بن عبداللہ بن جعفر۔	۴۴۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

عنوانات	صفحہ
شہادت حضرت محمد بن عبداللہ بن جعفر	۴۴۴
شہدار خاندان عقیل	۴۴۵
شہادت عبدالرحمٰن بن عقیل	۴۴۵
شہادت جعفر بن عقیل	۴۴۶
شہادت عبداللہ اکبر بن عقیل	۴۴۷
شہادت محمد بن ابوسعید بن عقیل	۴۴۷
شہادت حضرت قاسم بن الحسن	۴۴۹
شہادت اولاد امیر المومنین ؑ	۴۵۴
شہادت حضرت عباس علمدار	۴۶۰
تذییل	۴۷۴
بائیسویں فصل	۴۷۹
شہادت امام حسینؑ اور طفل شیر خوار	۴۷۹
دوبارہ وداع امام حسینؑ از اہل بیتؑ	〃
شہادت امام حسین علیہ السلام	۴۸۰
تیسرا باب	۵۱۳
پہلی فصل	۵۱۳
واقعات بعد از شہادت امام حسینؑ	۵۱۳
دوسری فصل	۵۱۷
تاراجی خیام	۵۱۷
تیسری فصل	۵۲۱
خیام پر لوٹ مار	۵۲۱
چوتھی فصل	۵۲۶
واقعات عصر عاشور	۵۲۶
پانچویں فصل	۵۳۱
روانگی اہل بیتؑ کربلا سے کوفہ	۵۳۱
چھٹی فصل	۵۳۵
دفن امام حسینؑ و شہدار کربلا	۵۳۵
خواب ابن عباسؓ دام سلمی ارضؓ	۵۳۸
ساتویں فصل	۵۴۲
کوفہ میں ورود اہل بیت	۵۴۲
خطبہ بی بی زینبؑ در کوفہ	۵۴۴
خطبہ امام زین العابدینؑ در کوفہ	۵۴۷
خطبہ فاطمہ صغریٰؑ	۵۴۹
خطبہ بی بی ام کلثومؑ	۵۵۳
روایت مسلم بن عصاص	۵۵۴
آٹھویں فصل	۵۵۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

عنوانات	صفحہ
ورود اہل بیت دربار ابن زیاد	۵۵۸
زیدبن ارقم	۵۶۰
ابن زیاد کوفا شور	۵۶۲
گفتگو امام زین العابدینؑ	۵۶۶
نویں فصل	۵۷۰
شہادت عبداللہ بن عفیف	۵۷۰
عوانہ بن حکم	۵۷۵
دسویں فصل	۵۷۷
خبر شہادت امام حسینؑ کا مدینہ پہنچانا	۵۷۷
خطبہ ابن زبیر در مکہ	۵۸۱
گیارھویں فصل	۵۸۴
پاکیزہ سروں کا شام بھیجا جانا	۵۸۴
بارھویں فصل	۵۹۲
راہ شام کے واقعات	۵۹۲
تیرھویں فصل	۵۹۷
ورود اہل بیت در شام	۵۹۷
سہل بن سعد کی خبر	۵۹۹
باب الساعات اور تزئین شہر	۶۰۱
دربار یزید ملعون	۶۰۴

عنوانات	صفحہ
دربار یزید میں خطبہ بی بی زینبؑ	۶۱۶
ابن عباسؓ کا سرزنش نامہ بنام یزیدؓ	۶۲۲
خطبہ علی بن الحسین	۶۲۸
دختر صغیر امام حسینؑ کا جواب	۶۳۹
چودھویں فصل	۶۵۰
اہل حرم کی مدینہ واپسی	۶۵۰
باب چہارم	۶۶۸
(کائنات کا نوحہ و گریہ)	۶۶۸
پہلی فصل	۶۶۸
آسمان و زمین کا گریہ کرنا	۶۶۸
دوسری فصل	۶۸۵
ملائکہ کا نوحہ و گریہ کرنا	۶۸۵
تیسری فصل	۶۹۰
بنات کا نوحہ و زاری کرنا	۶۹۰
باب پنجم	۶۹۹
فضائل اولاد امام حسینؑ اور ان پر ظلم و ستم	۶۹۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

پہلی فصل	۶۹۶
اولاد اور ازواج امام حسینؑ	۶۹۹
دوسری فصل	۷۰۹
فضائل زیارت سید الشہداءؑ	۷۰۹
تیسری فصل	۷۳۰
قبر امامؑ پر حکمرانوں کے مظالم	۷۳۰
خاتمہ	۷۴۰
حالات سلیمان بن صرد و توابین اور	۷۴۵
مختار کا خروج کرنا اور انتقام لینا	۷۵۰
مختار کا کوفہ آنا	۷۵۰
سلیمان اور توابین کا قیام کرنا	۷۵۸
کوفہ میں مختار کا قیام	۷۷۵
مختار سے ابراہیم کا ملنا۔	۷۸۱
قاتلانِ امام حسینؑ سے انتقام	۸۰۳
ابراہیم بن اشتر کی ابن زیاد سے جنگ	۸۲۵
ابن زیاد ملعون کا قتل ہونا	۸۲۶
پہلی فصل	۸۳۷
مناقب امام حسینؑ	۸۳۷
دوسری فصل	۸۴۷
شجاعتِ امام حسینؑ	۸۴۷
تیسری فصل	۸۵۵
حالاتِ اصحابِ امام حسینؑ	۸۵۵
چوتھی فصل	۸۶۴
بہترین عمل	۸۶۴
پانچویں فصل	۸۷۰
شعراء کی قصیدہ خوانی	۸۷۰
بشارت جعفریہ	۸۷۲
چھٹی فصل	۸۸۱
جزع فزع	۸۸۱
ساتویں فصل	۸۸۷
نصرت ابوطالبؑ	۸۸۷
آٹھویں فصل	۸۹۳
مصائب کربلا کے اثرات	۸۱۳
تتمیم فرمائش بی بی فاطمہؑ	۹۰۵
نویں فصل	۹۰۹
خانوادہ پیغمبرؐ	۹۰۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

دسویں فصل	۹۱۴	خستہ حالت	۹۱۷
بعد از کربلا	۹۱۴	چند ایک فوائد	۹۱۹
گیارھویں فصل	۹۱۷	مؤلف کا مختصر تعارف	۹۳۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی یعلم عجیج الوحوش فی الفلوت و معاصی العباد فی الخلوات واختلاف التینان فی البحار الغامرات وتلاطم الماء بالریاح العاصفات والصلوٰۃ والسلام علی سید الکائنات و افضل اھل الارض والسمٰوت محمد ن المبعوث بالمعجزات الباھرات والآیات البینات وعلیٰ آلہ الطاھرین المظلومین مصابیح الظلمات وعصم الامۃ ن الھلکات سیما الامام المظلوم الشھید قتیل العبرات واسیر الکربات حسین مصباح الھدیٰ وسفینہ النجاۃ۔

مؤلف کتاب پروردگار کی حمد و تعریف اور پیغمبر مختار اور آل اطہار پر درود و سلام اور اس کتاب کی تالیف کے سبب کو ذکر کرنے کے بعد اپنے مدارک و ماخذ کہ جس سے اس کتاب کے مطالب منقول ہیں ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے میں نے معتبر کتب سے فراہم کیا ہے کہ جن پر اعتماد کرنا چاہیئے اور جن سے استناد کرنا چاہیئے۔ ان کتب کی فہرست درج ذیل ہے۔

کتاب ارشاد تالیف شیخ ابو عبداللہ محمد بن محمد بن نعمان جو مفید کے لقب سے مشہور ہیں کہ جن کی وفات شہر بغداد میں ۴۱۳ھ میں ہوئی۔

کتاب ملہوف علی قتلی الطفوف تالیف سید رضی الدین ابوالقاسم علی بن موسیٰ بن جعفر بن طاؤس جن کی وفات بغداد ہی میں ۶۶۴ھ میں ہوئی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب تاریخ طبری جو محمد بن جریر طبری کی ہے جس کی وفات بغداد میں ۳۱۰ھ میں ہوئی ہے۔

کتاب تاریخ کامل جو مورخ نسابہ حافظ عزیز الدین ابوالحسن علی بن محمد جو ابن اثیر جزری کے لقب سے مشہور اور اس کی وفات موصل میں ۶۳۰ھ میں ہوئی ہے۔

مقاتل الطالبین مورخ ادیب علی بن الحسین اموی کی کتاب جو ابوالفرج اصفہانی کے لقب سے مشہور اور بغداد میں ۳۵۶ھ میں فوت ہوا ہے۔

مروج الذہب و معادن الجواہر جو ابوالحسن علی بن حسین بن علی مسعودی کی تالیف پاس جو ابوالفرج کا معاصر ہے۔

تذکرہ خواص الامت فی معرفت الائمہ ابوالمظفر یوسف بن قزاوغلی بغدادی کی جو سبط ابن جوزی کے لقب سے مشہور اور دمشق میں وفات پائی اور جبل تالیوں میں دفن ہے۔

مطالب السئول فی مناقب آل الرسول کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی کی اور الفصول المہمہ فی معرفۃ الائمۃ نورالدین علی بن محمد مکی کی جو ابن صباغ مالکی کے لقب سے مشہور اور ۸۵۵ھ میں فوت ہوا ہے۔

کشف الغمۃ فی معرفت الائمہ بہاؤالدین ابوالحسن علی بن عیسیٰ اربلی امامی جو ۶۸۷ھ میں اس کی تالیف سے فارغ ہوا۔

العقد الفرید شہاب الدین ابوعمر و احمد بن محمد قرطبی اندلسی مالکی کی جو ابن عبد ربہ کے لقب سے مشہور اور ۳۲۸ھ میں فوت ہوا ہے۔

کتاب الاحتجاج علی اہل اللجاج احمد بن علی بن طالب طبرسی کی جو ابن شہر آشوب کے استاد تھے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب مناقب رشید الدین محمد بن علی بن شہر آشوب سروی مازندرانی جن کی وفات حلب میں ۵۸۸ھ میں ہوئی اور جبل جوشن میں شہد السقط نامی مشہور مقام کے قریب دفن ہوئے۔

روضۃ الواعظین ابو علی محمد بن حسن بن علی فارسی جو فتال نیشاپوری کے لقب سے مشہور اور ابن شہر آشوب کے اساتذہ میں سے ہے۔

مثیر الاخوان نجم الدین جعفر بن محمد حلی جو ابن نما کے لقب سے مشہور اور علامہ حلی کے استاد تھے (رحمہما اللہ)

کامل بہائی فی السقیفہ عماد الدین حسن بن علی محمد طبری کی جو محقق اور علامہ کے ہمسفر تھے اور یہ کتاب بہاء الدین محمد بن شمس الدین جوینی کے لیے کہ جو صاحب دیوان کے لقب سے مشہور تھا تالیف کی اور ۷۶۵ھ میں اس کی تالیف سے فارغ ہوئے۔

روضۃ الصفا فی سیرۃ الانبیاء والملوک والخلفاء جو محمد بن خاوند شاہ کی ہے جس کی وفات ۹۰۳ھ میں ہوئی۔

تسلیۃ المجالس محمد بن ابو طالب حسینی حائری وغیرہ دوسری کتب مقاتل سے اور اس آخری کتاب سے میں دسویں بحار کے واسطے سے میں نقل کرتا ہوں اور مقتل ہشام بن سائب کلبی سے تذکرہ سبط اور تاریخ طبری کے واسطے سے اور مقتل ابی مخنف سے طبری کے توسط سے نقل کرتا ہوں۔

سید بن طاؤس کو میں سید سے اور ابن اثیر کو جزری سے اور محمد بن جریر طبری کو طبری تعبیر کرتا ہوں۔

ابو مخنف کو آزادی سے تعبیر کرتا ہوں تاکہ لوگ یہ گمان نہ کریں کہ میں نے اس کو اس مقتل سے کہ جو ابو مخنف کے نام سے مشہور اور دسویں بحار میں چھپا ہے نقل کیا ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیونکہ میرے نزدیک ثابت اور محقق ہو چکا ہے کہ یہ مقتل مشہور ابو مخنف یا کسی دوسرے معتبر مؤرخ کا نہیں ہے اور جو چیزیں مقتل میں ملے کہ جسے کسی دوسرے نے نقل نہ کیا ہو وہ قابل اعتماد نہیں ہے۔

باقی رہا ابو مخنف لوط بن یحییٰ بن سعید بن مخنف ازدی غامدی وہ بزرگان اصحاب خبر میں سے ہے اور اس نے بہت سی کتب سیرت و تاریخ تالیف کی ہیں کہ جن میں سے کتاب مقتل الحسین بھی ہے کہ جس سے علماء بہت کچھ نقل کرتے ہیں اور اکثر بلکہ زیادہ تر مقتل کے بارے میں تاریخ طبری کے منقولات مقتل ابی مخنف سے لیے گئے ہیں۔

اور جو شخص اس مشہور مقتل کا اس سے مقابلہ کرے جسے طبری نے نقل کیا ہے اور اس میں تامل و غور کرے تو جان لینا چاہیے کہ یہ مقتل اس کا نہیں ہے۔

میں نے اس کتاب کو چند ابواب اور خاتمہ پر مرتب کیا ہے اور مقدمہ ابواب سے پہلے پیش کیا ہے اور اس کا نام میں نے نفس المہموم فی مصیبت سیدنا الحسین المظلوم صلوٰۃ اللہ الملک الحی القیوم تجویز کیا ہے۔

میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اس کتاب کو مکمل کرنے کی توفیق دے اور اس کو آخر تک پہنچانے کی سعادت میں کامیاب کرے۔ میری توفیق تو صرف اللہ کی طرف سے ہے اسی پر میں توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف لوٹتا ہوں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

مقدمہ

ولادت حضرت امام حسین علیہ السلام

علماء حدیث اور عامہ وخاصہ کے ارباب تاریخ کا حضرت ابوعبداللہ الحسین علیہ السلام کی ولادت کے دن مہینہ اور سال میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ تین شعبان بعض اس کی پانچ کہتے ہیں بعض جمادی الاولیٰ کی پانچ ہجرت کے چوتھے سال میں، اور بعض نے کہا کہ ربیع الاول کے آخر میں ہجرت کے تیسرے سال اور اس قول کو شیخ ابوجعفر طوسی رحمۃ اللہ نے تہذیب میں اور شیخ شہید نے دروس میں اختیار کیا ہے اس روایت کے مطابق کہ جسے ثقۃ الاسلام کلینی عطر اللہ مرقدہٗ نے حضرت ابوعبداللہ صادقؑ سے روایت کیا ہے کہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ علیہما السلام کے درمیان ایک طہر اور ان دو اماموں کی ولادت کے درمیان چھ ماہ اور دس دن کا فاصلہ تھا۔ مؤلف کتاب کہتا ہے کہ طہر سے مراد اقل طہر کی مدت ہے کہ جو دس دن ہوتا ہے اور امام حسنؑ کی ولادت پندرہ رمضان مدر کے سال یعنی ہجرت کے دوسرے سال میں ہوئی۔

اور یہ بھی ایک روایت میں آیا ہے کہ حسن وحسین علیہما السلام کی ولادت کے درمیان صرف ایک طہر تھا اور امام حسین علیہ السلام کی مدت حمل چھ ماہ تھی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

مناقب شہر آشوب میں کتاب انوار سے نقل کیا ہے کہ خداوند تبارک و تعالیٰ نے پیغمبر اکرمؐ کو امام حسین علیہ السلام کی حمل و ولادت کی تہنیت و مبارک باد دی اور ان کی شہادت و قتل ہونے کی تعزیت کہی جناب فاطمہ کو یہ معلوم ہوا اور ان پر گراں گزرا تو یہ آیت :

حملتہ امہ کرھا و	عورتوں کا حمل (عموماً) نو ماہ کا ہوتا
وصفتہ کرھا وحملہ و	ہے اور کوئی بچہ حضرت عیسیٰؑ
فصالہ ثلاثون شھرا۔	اور امام حسینؑ کے علاوہ چھ ماہ
	میں پیدا نہیں ہوا۔

مؤلف کتاب کہتے ہیں کہ ہم قوی احتمال دیتے ہیں کہ اصل روایت حضرت یحییٰؑ اور امام حسینؑ ہے کیونکہ حضرت یحییٰ اور امام حسین بہت سی چیزوں میں ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے ہیں منجملہ ان کے مدت حمل ہے روایت میں ہے کہ حضرت یحییٰ کی مدت حمل چھ ماہ تھی باقی رہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدت حمل تو وہ بہت سی روایات کے مطابق نو گھنٹے تھی اور ہر ساعت دو گھنٹہ ایک مہینہ کے مقابلہ میں اور اعتبار بھی اس سے مناسبت رکھتا ہے صدوقؒ اپنی سند کے ساتھ صفیہ بنت عبدالمطلبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حسینؑ اپنی والدہ گرامی کے بطن سے پیدا ہوئے تو میں ان کی والدہ کی پرستار اور رکھ رکھاؤ کرتی تھی پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا اے پھوپھی میرے بیٹے کو میرے پاس لے آئیے میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے اسے ابھی تک پاک نہیں کیا فرمایا اے پھوپھی میرے بیٹے کو آپ اسے پاک کریں گی؛ یہ تو وہ ہے جس کو خدا نے پاک و پاکیزہ پیدا کیا ہے ایک اور روایت میں ہے کہ انہوں نے بچہ رسول اللہ کو دے دیا تو حضرت نے اپنی زبان

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس کے منہ میں دی اور امام حسینؑ رسول خدا کی زبان چوستے رہے۔ صفیہ کہتی ہیں کہ میں گمان نہیں کرتی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دودھ و شہد کے علاوہ کوئی اور غذا نہیں دے رہے ہیں۔

وہ کہتی ہیں کہ بچے نے پیشاب کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور انہیں میرے حوالہ کر دیا جب کہ آپ گویہ فرما رہے تھے اے میرے بیٹے خدا لعنت کرے اس قوم پر جو تجھے قتل کرے گی تو آپ نے فرمایا بنی امیہ لعنہم اللہ ایک ستم گار و ظالم گروہ ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور حضرت علی بن الحسین (زین العابدین) سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسین علیہ السلام کے کان میں ان کی ولادت کے دن اذان کہی اور دوسری روایت میں ہے کہ ساتویں دن دو املح یعنی سفید سیاہی مائل گوسفندوں کا عقیقہ کیا اور دایہ کو ایک ران ایک دینار کے ساتھ دی اور اس وقت ان کے سر کے بال منڈوائے اور ان کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی اور ان کے سر پر خلوق سے جو کہ ایک قسم کا عطر ہے سے معطر کیا۔

اور ثقۃ الاسلام کلینی نے روایت کی ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے علاوہ اور کسی عورت کا دودھ نہیں پیا انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آتے آپ اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں رکھتے اور وہ اس قدر اس کو چوستے کہ دو یا تین ان کے لیے کافی ہوتا پس حسینؑ کا گوشت اور خون رسول خدا کے گوشت اور خون سے اگا ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

صدوق عطر اللہ مرقدہ نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ وہ جناب فرماتے تھے کہ جب حسین بن علی علیہما السلام پیدا ہوئے تو خدا تعالیٰ نے جب جبرائیل کو حکم دیا کہ خدا کی جانب سے اور اپنی طرف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تہنیت اور مبارک باد دینے کے لیے ہزار فرشتوں کے ساتھ نازل ہو پس جبرائیل نازل ہوئے تو ایک جزیرہ سے گزرے وہاں ایک فرشتہ تھا فطرس نامی جو حاملین (عرش یا احکام) میں سے تھا خدا نے اسے کسی امر کے انجام دینے کے لیے مقرر کیا اس کے انجام دینے میں اس سے سستی ہوگئی تو خدا نے اس کے پر دبال توڑ دیئے اور اس جزیرہ میں پھینک دیا اس نے سات سو سال خدا کی عبادت کی یہاں تک کہ حسین بن علی علیہما السلام پیدا ہوئے اس فرشتے نے جبرئیلؑ سے کہا کہاں کا ارادہ ہے۔ جبرئیل نے کہا خدا نے محمدؐ کو ایک فرزند عنایت کیا ہے اور مجھے بھیجا ہے کہ انہیں خدا کی جانب سے اور اپنی طرف سے تہنیت اور مبارکباد دوں تو اس نے کہا جبرئیل مجھے بھی اٹھا کر اپنے ساتھ لے چلو شاید حضرت محمدؐ میرے لیے دعا کریں تو جبرئیل نے اسے اٹھالیا جب نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خدا کی جانب سے اور اپنی طرف سے تہنیت کہی اس کے بعد فطرس کی حالت بیان کی رسول خدا نے فرمایا اپنے بدن کو حسین بن علی علیہما السلام کے جسم سے ملا اور اٹھ کھڑا ہو اور کہا اے رسول خدا آپ کی اُمت اس فرزند کو قتل کرے گی اور اس انعام واحسان کی مکافات و بدلہ مجھ پر واجب و لازم ہے لہذا کوئی شخص آنجناب کی زیارت نہیں کرے گا مگر یہ کہ میں اسے آگاہ کروں گا اور کوئی کرنے والا ان پر سلام نہیں کرے گا مگر یہ کہ میں اس کا سلام ان تک پہنچاؤں گا اور کوئی شخص ان پر صلوٰۃ و درود (یا نماز) نہیں پڑھے گا مگر یہ کہ میں اسے آپ تک پہنچاؤں اور

Presented By: https://jafrilibrary.com

ابلاغ کروں گا یہ کہہ کر اوپر چلا گیا اور دوسری روایت میں ہے اپنی جگہ اور ڈیوٹی پر عروج کیا اور چلا گیا اور وہ کہتا جا رہا تھا (من مثلی) مجھ جیسا کون ہے کہ میں حسینؑ بن علیؑ و فاطمہؑ کا آزاد شدہ ہوں کہ جن کے نانا احمد حاشر (میدان حشر کے مختار) ہیں۔ صلوات اللہ علیہم اجمعین۔

شیخ طوسی نے مصباح میں روایت کی ہے کہ قاسم بن علاء ہمدانی وکیل حضرت ابو محمد (حسن عسکری) علیہ السلام کی طرف توقیع (خط امام زمانہ) خارج ہوئی کہ مولانا (ہمارے آقا و سردار) حسین بن علی علیہما السلام جمعرات کے دن تین شعبان کو پیدا ہوئے لہذا اس دن روزہ رکھو اور یہ دعا پڑھو۔ اللھم انی اسئلک بحق المولود فی ھذا الیوم اور اس دعا میں ہے۔

وعاذ فطرس بمھدہ	فطرس نے تو ان کے گہوارہ سے
فنحن عائذون بقبرہ	پناہ لی اور ہم ان کے لعبدان
من بعدہ۔	کی قبر سے پناہ لیتے ہیں۔

سید کتاب ملہوف میں کہتے ہیں آسمانوں میں کوئی فرشتہ ایسا نہیں رہا جو پیغمبر کی خدمت میں نازل نہ ہوا ہو ہر ایک نے آکر آپ پر سلام پیش کیا اور حسینؑ کی تعزیت کہی اور آنحضرت کو اس ثواب کو خبر دی جو امام حسینؑ کو عطا ہوگا۔ اور ان کی تربت رسول خدا کی خدمت میں پیش کی اور آنحضرت فرماتے:

اللھم اخذل من	خدایا جو حسینؑ کے ساتھ چھوڑ دے
خذلہ واقتل من	تو بھی اس کا ساتھ چھوڑ دے اور
قتلہ ولا تمتعہ	جو اسے قتل کرے تو اسے قتل کرنا
بما طلبہ۔	اور اسے اس چیز سے فائدہ نہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

اٹھانے دینا کہ جو وہ حسینؑ کے
قتل سے چاہتا ہے۔

ابن شہر آشوب مناقب میں کہتے ہیں کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک دن جبرئیل نازل ہوئے اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اس حالت میں پایا کہ وہ سوئی ہوئی ہیں اور امام حسین علیہ السلام بچوں کی عادت کے مطابق بے تابی کر رہے ہیں تو جبرئیل بیٹھ کر انہیں رونے سے بہلاتے رہے یہاں تک کہ ان کی والدہ بیدار ہوئیں اور رسول اللہ نے انہیں اس سے آگاہ کیا۔

سید سجرانی مدینۃ المعاجز میں روایت کرتے ہیں شرجیل بن ابوعوف سے کہ اس نے کہا کہ جب امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے تو فردوس اعلیٰ سے ایک فرشتہ نازل ہوا اور دریائے اعظم میں گیا اور آسمانوں و زمین کے اقطار و اطراف میں بلند آواز میں منادی کی اے خدا کے بندو حزن و ملال کے لباس پہنو اور غم واندوہ کا اظہار کرو کیونکہ فاطمہ کا فرزند دلبند مذبوح و مظلوم ہو گیا ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

پہلا باب

فضائل ومناقب

امام حسین علیہ السلام کے فضائل ومناقب اوران پر گریہ کرنے کے ثواب انہیں قتل کرنے اوران سے جنگ کرنے والوں پر لعنت کرنے کے بارے میں اوران اخبار وروایات کے بیان میں کہ جو آپ کی شہادت کے سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں، اس میں دو فصلیں ہیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

پہلی فصل

مختصر مناقب آنحضرتؑ

آپ کے مناقب اس قدر ظاہر و مشہور ہیں کہ خاصہ اور عامہ میں سے کوئی بھی ان کا منکر نہیں ہو سکتا ایسا کیوں نہ ہو جب کہ مجد و شرف نے آپ کو ہر طرف سے گھیر رکھا تھا نسب کے لحاظ سے آپ کے نانا محمد مصطفیٰ آپ کے والد علی مرتضیٰ آپ کی نانی خدیجۃ الکبریٰ اور آپ کی مادر گرامی فاطمہ زہرا اور آپ کے بھائی حسن مجتبیٰ اور آپ کے چچا جعفر طیار اور آپ کی اولاد ائمہ اطہار خاندان ہاشم میں سے منتخب و اخیار تھے (صلوات اللہ علیہم اجمعین)۔

لقد ظهرت فلا تخفى على	ہر ایک پر تیرا نور ظاہر ہے
احد الا على اكمه لا	سوائے اس نابینا کے کہ جو چاند
يبصر القمرا۔	کو دیکھ نہیں سکتا۔

زیارت ناحیہ مقدسہ میں امام عصر علیہ السلام آپ کے اوصاف شریفہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

وفی الزحم رضی
الستم، ظاھر
الکرم متھجدًا فی
الظلم قویم الطرائق،
کریم الخلائق
عظیم السوابق شریف
النسب منیف الحسب
رفیع الرتب، کثیر
المناقب محمود
الضرائب جزیل
المواھب حلیم
رشید، منیب جواد
علیم امام شھید،
اواہ منیب، حبیب
مھیب کان للرسول
ولدًا وللقرآن
سندًا و للامۃ
عضدًا فی الطاعۃ
مجتھدًا حافظًا
للعھد والمیثاق

آپ جو کچھ ذمہ داریاں اپنے
کندھے پر لیتے انہیں پورے
طور پر پورا کرنے والے پسندیدہ
خصائل وعادات والے جن کا
کرم ظاہر تاریکیوں میں نماز ہر
شب پڑھنے والے جن کے راستے
سیدھے تھے جن کے عادات و
اخلاق کریمانہ تھے جن کے کریمانہ
عظیم تھے جن کا نسب شریف اور
حسب بلند تھا بہت سے فضائل
مناقب کے مالک تھے قابل تعریف
عادات رکھتے تھے۔ بہت زیادہ
مواہب واحسان کرنے والے
حلیم دبردبار اور ہدایت یافتہ
اللہ کی طرف لوٹنے والے جواد وسخی
تھے بہت زیادہ علم رکھنے والے
امام اور شہید تھے بہت زیادہ آہیں
بھرنے والے بارگاہ الٰہی کی طرف
رجوع کرنے والے تمام کے محبوب
ہونے کے باوجود صاحب مصیبت

Presented By: https://jafrilibrary.com

ناکبًا عن سبل الفساق باذلا للمجهود طویل الرکوع والسجود زاهدًا فی الدنیا زهد الراحل عنها ناظرا الیها بعین المستوحشین منها۔

دبدبہ تھے رسول اکرم کے فرزند قرآن کی حقانیت کی سندامت اسلامی کے مددگار اطاعت خدا میں مگنِ عہد ومیثاق کی محافظت کرنے والے فاسق وفاجر لوگوں کے راستوں سے الگ جو کچھ ان کے پاس ہوتا اسے راہ خدا میں خرچ کرنے والے طویل رکوع وسجدے کرنے والے دنیا سے اس طرح پرہیز کرتے جیسے اس سے کوچ کرنے والا کرتا ہے دنیا کی طرف اس سے وحشت کرنے والوں کی نگاہ سے دیکھتے۔

* * *

ویاعجبا منی احاول وصفه وقد فنیت فیه القراطیس والصحف۔

مجھے اپنے آپ سے تعجب ہے کہ میں ایسے شخص کی تعریف کرنا چاہتا ہوں کہ کاغذ و دفتر جس میں ختم ہو گئے ہیں۔

کتاب فضل ترا آدب بحر کافی نیست کہ ترکنی سر انگشت وصفحہ بشماری۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

باقی رہی آپ کی شجاعت تو وہ اس طرح کی تھی کہ جب آپ نے عراق جانے کا قصد کیا تو تو عبیداللہ بن زیاد نے بہت سے لشکر آپ کے مقابلہ کے لیے بھیجے تیس ہزار سوار و پیادہ پے در پے آئے یہاں تک کہ آپ کا محاصرہ کر لیا اور تمام اطراف و جوانب آپ پر بند کر دیے باوجود اس کے بہت بڑی تعداد اور مکمل ہتھیاروں کے آپ سے چاہا کہ ابن زیاد کے حکم پر تنزل کریں اور یزید کی بیعت کر لیں اور اگر انکار کیا تو پھر جنگ کے لیے آمادہ ہو جائیں کہ جو رگ حیات و حبل الورید کو قطع کر دے اور ارواح کو محل اعلیٰ تک پہنچائے اور اجساد کو خاک پر ڈال دے تو آپ نے اپنے نانا اور باپ کی متابعت کی اور ذلت پر راضی نہ ہوئے اور حمیت و غیرت کا لوگوں کو درس دیا اور زیر خنجر موت کا انتخاب کیا پس آپ خود آپ کے بھائی اور اہل بیت جنگ کے لیے کھڑے ہوئے اور قتل ہونے کو یزید کی متابعت پر ترجیح دی اور اس لئیم و کمینہ گروہ نے انہیں روک لیا اور ان پر تیر برسانے شروع کر دیے اور حسینؑ پہاڑ کی طرح اپنی جگہ پر قائم رہے اور ان کے عزم و ارادہ کو کوئی کمزور نہ کر سکا اس کے پاؤں میدان جنگ میں پہاڑوں سے بھی مضبوط تھے اور ان کا دل جنگ و قتال کے ہولناک سے مضطرب نہیں ہوتا تھا اور آپ کی قوم و ساتھیوں نے ابن زیاد کے لشکر کے بہت سے لوگوں کو قتل کیا اور موت سے ہمکنار کیا اور کچھ کو زخمی کیا اور ان میں سے کوئی بھی اس وقت تک قتل نہیں ہوا مگر یہ کہ ہجوم کرنے والوں میں سے بہت سوں کو قتل کیا اور پھر کہیں جا کر خود قتل ہوا اور آنجناب شیر غضبناک کی مانند کسی پر حملہ نہیں کرتے تھے مگر یہ کہ ضرب شمشیر نے اس کا کام تمام کر دیتے تھے اور اسے فرش زمین پر ڈھیر کر دیتے تھے۔

مؤرخین نے ایک شخص سے کیا ہے کہ ایسا اس نے کہا:

Presented By: https://jafrilibrary.com

فواللہ ما رأیت قبلہ ولا بعدہ مثلہ ۔ یعنی میں نے نہیں دیکھا کوئی ایسا شخص جو تنہا رہ گیا ہو اور مصیبت زدہ ہو کہ اس کے بیٹے اہل بیت اور یار و انصار قتل ہو چکے ہوں اور پھر وہ اس وقت قلبی، سکون دل اور اقدام کی جرأت رکھتا ہوں نہ آپ سے پہلے میں نے کوئی دیکھا ہے آپ کی مانند اور نہ آپ کے بعد۔

روایت ہے کہ آپ کے اور مدینہ کے گورنر ولید کے درمیان ایک زمین کے سلسلہ میں نزاع تھی پس آپ نے ہاتھ بڑھا کر ولید کا عمامہ اس کے سر سے اتار کر اس کی گردن میں ڈال دیا۔

احتجاج میں محمد سائب سے روایت کی ہے کہ مروان بن حکم نے ایک دن امام حسینؑ سے کہا اگر تمہارا افتخار و اعزاز حضرت فاطمہؑ سے نہ ہوتا تو ہم پر کیسے برتری و قابو پاتے آپ نے بڑھ کر اسے دبوچ لیا۔ آپ کی پکڑ سخت تھی۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ نے مروان کا عمامہ اس کی گردن میں اس طرح سے لپیٹا کہ وہ بیہوش ہو گیا۔

مؤلف کہتا ہے کہ آنجناب کی شجاعت ضرب المثل ہے اور آپ کے میدان جنگ میں صبر و تحمل نے دوسروں کو عاجز و بے بس کر دیا اور جنگ و مقاتلہ کرنے میں آپ کا مقام جنگ بدر میں رسول خدا کی مانند ہے اور آپ کا صبر باوجود دشمن کی کثرت اور یار و انصار کی قلت کے ان کے والد امیر المؤمنینؑ کی جنگ صفین و جمل میں صبر کی طرح ہے۔

اور اس مقام میں کافی زیارت ناحیہ مقدسہ کی یہ عبارت:

وبدؤک بالحرب	انہوں نے آپ سے جنگ
فثبت للطعن و	کی ابتدا کی تو آپ نیزے اور

Presented By: https://jafrilibrary.com

الضرب و طحنت حنود الفجار و اقتحمت قسطل الغبار مجالدًا بذی الفقار کانك علی المختار فلما راوك ثابت الجاش غیر خائف و لا حاس نصب لك غوائل مکرهم و قاتلوك بکیدهم و شرهم و امر اللعین جنوده فمنعوك الماء و ورده و ناجزوك القتال و عاجلوك النزال و رشقوك بالسهام و النبال و بسطوا الیك اکف الاصطلا مرو

اور تلوار کے وار کے مقابلہ میں ثابت قدم رہے اور فساق و فجار کے لشکر کو پیس کے رکھ دیا اور بلند ہونے والے غبار میں ذوالفقار کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے گھس گئے جب انہوں نے آپ کو مضبوط ثابت قدم پایا کہ جس میں کوئی خوف وڈر نہیں تو انہوں نے آپ کے لیے مکر و فریب کے جال بچھا کے اور آپ سے اپنے پر دھوکہ فریب اور بُرے طریقہ سے جنگ کی پس لعین نے اپنے لشکروں کو حکم دیا تو انہوں نے پانی کے گھاٹ کو آپ پر بند کر دیا اور آپ کے مقابلہ میں جنگ کی اور میدان میں جلدی آنے کے لیے آپ کو پکارا اور آپ کو تیروں اور نیزوں سے چھلنی کر دیا

Presented By: https://jafrilibrary.com

لم یراعوا لک ذماما ولا راقبوك فیك انا ما فی قتلهم اولیائك وینبهم رحالك وانت معتدم فی الهبوات و متحمل للاذیات قد عجبت من صبرك ملائكة السموت فاحدقوا بك من كل الجهات وانخزك بالجراح وحالوا بینك وبین الرواح ولم یبق لك ناصر وانت محتسب صابر تذب عن نسوتك واولادك نكسولك عن جوادك فهویت الی

آپ کی طرف ظلم کے ہاتھ بڑھائے اور آپ سے کیے ہوئے عہد و پیمانوں کی رعائت نہ کی اور نہ ہی آپ کے مقابلہ میں آپ کے اولیاء کو قتل کرنے اور ان کے ساز و سامان کو لوٹنے میں گناہوں کا خیال کیا اور آپ لشکروں کے گرد و غبار میں آگے بڑھے تھے اور اذیتوں اور مصائب کو برداشت کر رہے تھے آپ کے صبر کو دیکھ کر آسمانوں کے فرشتوں کو تعجب ہوا۔ پس ان ظالموں نے ہر طرف سے آپ کو گھیر لیا اور زخموں سے آپ کو گھائل کر دیا اور آپ کے اور کہیں چلے جانے کے درمیان حائل ہوئے اور آپ کا کوئی ناصر و مددگار باقی نہ رہا اور آپ اللہ کے حساب میں صبر کرتے

Presented By: https://jafrilibrary.com

حسین علیہ السلام بوریے کے اوپر تھا اور میں نے حکم دیا اور پر مٹی ڈالنے کا اور اس پر میں نے پانی چھوڑ دیا۔

نیز ابو جارود سے روایت ہے حسین علیہ السلام کی قبر کے سرہانے اور پائنتیں کی طرف سے سب سے پہلے کھودا گیا تو اس سے بہت ہی عمدہ کستوری کی خوشبو نکلی کہ جس میں کسی کو شک نہیں تھا۔

اور مشہور حدیث میں جو زائدہ سے مروی ہے کہ جس کا ابتدائی حصہ گذشتہ فصل کے آخر میں نقل ہو چکا ہے جبرئیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے عرض کیا کہ آپ کا یہ نواسہ اور ہاتھ سے حسین کی طرف اشارہ کیا آپ کی ذریت اور آپ کے اہل بیت اور آپ کی امت کے بہترین افراد کی ایک جماعت کے ساتھ فرات کے کنارے اس زمین میں کہ جسے کربلا کے نام سے پکارا جاتا ہے یہاں تک کہ کہا جب یہ جماعت اپنے لیٹنے کی جگہ کی طرف نکلے گی تو اللہ عزوجل اپنے ہی ید قدرت سے ان کے قبض ارواح کا متولی ہوگا اور ساتویں آسمان سے زمین کی طرف ملائکہ اتریں گے کہ جن کے ساتھ یاقوت و زمرد کے ظروف دبرتن ہوں گے جو آب حیات سے پر ہوں گے اور جنت کے حلے اور لباس ہوں گے اور جنت کی خوشبوؤں میں سے خوشبو ہوگی پس اس آب حیات سے ان کے بدنوں کو غسل دیا جائے گا اور وہ جنت کے حلے اور لباس انہیں پہنائے جائیں گے۔ اور ان خوشبوؤں کے ساتھ انہیں حنوط کیا جائے گا اور آسمان کے فرشتے صف باصف ان پر نماز پڑھیں گے پھر خدا آپ کی امت میں سے ایک قوم کو مبعوث کرے گا کہ جنہیں یہ کفار نہیں پہچانتے ہوں گے اور جو اس خون میں شریک نہیں ہوئے ہوں گے نہ قول سے نہ فعل سے اور نہ نیت سے پس وہ ان کے ابدان و لاشوں کو دفن کریں

Presented By: https://jafrilibrary.com

گے اور اس وادی میں سید الشہداء کی قبر کی نشانی اور بنیاد قائم کریں گے جو اہل حق کے لیے نشان ہوگا اور مؤمنین کے لیے قوت و کامیابی کا سبب بنے گا اور ہر آسمان کے فرشتوں میں سے ایک لاکھ فرشتہ ہر دن اور ہر رات اسے گھیرے رکھے گا وہ ان پر صلوات و درود بھیجیں گے اور ان کے پاس اللہ کی تسبیح کریں گے اور آپ کے زائرین کے لیے اللہ سے استغفار کریں گے اور جو جو اشخاص زائرین کر آئیں گے وہ ان کے نام ثبت کریں گے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

کر گیا یہاں تک کہ میں کربلا میں پہنچا پس میں بستی والی طرف چھپ بیٹھا یہاں تک کہ جب آدھی رات ہوئی تو میں قبر مطہر کی طرف بڑھا جب میں اس کے قریب گیا تو میری طرف ایک شخص بڑھا اور مجھ سے کہا واپس چلے جاؤ درانحالیکہ تجھے اجر و ثواب ملے گا کیونکہ اس وقت تو قبر تک نہیں پہنچ سکتا پس میں پھر اکر واپس پلٹ آیا یہاں تک کہ جب طلوع فجر کا وقت قریب ہوا تو میں اس کی طرف گیا جب میں قبر اطہر کے قریب پہنچا تو میری طرف وہی شخص نکلا اور مجھ سے کہا اے شخص تم قبر تک نہیں پہنچ سکتے تو میں نے اس سے کہا خدا تمہیں عافیت میں رکھے کیوں میں وہاں تک نہیں پہنچ سکتا جب کہ میں کوفہ سے آیا ہوں اسی قبر کی زیارت کے لیے لہذا میرے اور اس کے درمیان حائل نہ ہو اور مجھے خوف ہے کہ مجھے یہاں صبح ہو جائے اور اہل شام اگر مجھے یہاں پالیں تو قتل کر دیں راوی کہتا ہے اس نے مجھ سے کہا تھوڑی دیر صبر کرو کیونکہ حضرت موسیٰ بن عمران نے خدا سے سوال کیا تھا کہ اسے حسین بن علی علیہ السلام کی قبر کی زیارت کا اذن دے پس خدا نے انہیں اذن دیا ہے تو وہ جناب ستر ہزار ملائکہ میں آسمان سے اترے ہیں تو وہ حسینؑ کی بارگاہ میں اول شب سے طلوع فجر کا انتظار کر رہے ہیں پھر وہ آسمان کی طرف عروج کریں گے اور چلے جائیں گے راوی کہتا ہے میں نے اس مرد سے کہا تم کون ہو خدا تمہیں عافیت میں رکھے تو اس نے کہا کہ میں ان فرشتوں میں سے ہوں کہ جنہیں قبر حسین کی حفاظت اور آپ کے زائرین کے لیے استغفار پر مامور کیا گیا ہے میں واپس پلٹ آیا اور قریب تھا کہ میری عقل اڑ جائے اس چیز سے جو میں نے اس سے سنی تھی وہ کہتا ہے پس میں آگے بڑھا یہاں تک کہ جب طلوع فجر ہو گیا تو قبر شریف کی طرف بڑھا تو پھر میرے اور اسکے

Presented By: https://jafrilibrary.com

درمیان کوئی حائل نہ ہوا پس میں آنجناب علیہ السلام کے قریب گیا اور آپ پر سلام کیا اور آپ کے قاتلوں کے لیے بددعا کی اور نماز صبح پڑھی اور پھر گھر کی طرف اہل شام کے خوف سے جلدی جلدی بڑھا

اور انہیں سے ان کی سند کے ساتھ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبداللہ صادقؑ سے عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں اے فرزند رسول اللہ میں حائر حسینی میں تھا عرفہ کی رات کہ میں نے تقریباً تین ہزار مرد خوبصورت چہرہ پاکیزہ خوشبو بہت ہی زیادہ سفید کپڑوں میں جو ساری رات نماز پڑھتے دیکھے پس میں چاہتا تھا کہ میں قبر کے پاس آؤں اور اس کا بوسہ لوں اور مختلف دعائیں کروں پس میں مخلوق کی کثرت کی وجہ سے وہاں تک نہیں پہنچ سکتا تھا جب طلوع فجر ہوئی تو میں نے سر سجدہ میں رکھا جب سر اٹھایا تو ان میں سے کسی کو بھی نہیں دیکھا تو مجھ سے ابو عبداللہ صادقؑ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کون ہیں میں نے عرض کیا کہ نہیں تو آپ نے فرمایا مجھے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حسینؑ سے چار ہزار فرشتے گذرے جب آپ جنگ کر رہے اور شہید ہو رہے تھے پس وہ آسمان کی طرف عروج کر گئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں وحی کی اے ملائکہ کا گروہ تم میرے حبیب اور میرے مصطفیٰ اور چنے ہوئے محمدؐ کے بیٹے کے قریب سے گذرے جب کہ وہ شہید ہو رہے تھے اور مظلوم مارے جا رہے تھے پس تم نے ان کی مدد نہیں کی پس زمین کی طرف ان کی قبر کی جانب اتر جاؤ اور قیامت تک بال پریشاں غبار آلود ہو کر اس پر روتے رہو پس وہ ان کے پاس ہیں یہانتک کہ قیامت قائم ہو گی۔

اور انہیں سے سند کے ساتھ مفضل بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہوا اور عرض کیا الٰہی رات کے بدلے رات

اور اسی کتاب میں یحیی بن مغیرہ رازی سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں جریر بن عبدالحمید کے پاس تھا کہ اچانک اس کے پاس اہل عراق میں سے ایک شخص آیا تو جریر نے اس سے لوگوں کے بارے میں خبر پوچھی تو اس نے کہا میں نے رشید کو اس حالت میں چھوڑا ہے کہ اس نے حسین علیہ السلام کی قبر پر ہل چلائے ہیں اور حکم دیا کہ جو اس میں بیری کا درخت ہے اسے کاٹ دیا جائے پس اسے کاٹ دیا گیا ہے راوی کہتا ہے کہ جریر نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور کہا اللہ اکبر اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے ہمارے ایک حدیث آئی ہے کہ آپ نے فرمایا خدا لعنت کرے بیری کا درخت کاٹنے والے پر آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا پس ہم اس حدیث کے معنی سے واقف نہ ہوئے تھے اس وقت تک کیونکہ اس کو کاٹنے کا مقصد حسین علیہ السلام کے مصرع و مقتل کو تغییر دینا ہے تاکہ لوگ آپ کی قبر سے واقف نہ ہو سکیں۔

اور اسی کتاب میں عمر بن فرج رحجی سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ مجھے متوکل نے حسین علیہ السلام کی قبر کو خراب کرنے کے لیے بھیجا پس میں اس طرف گیا پس میں نے بیل کے بارے میں حکم دیا پس انہیں تمام قبور سے گذارا گیا جب حسین علیہ السلام کی قبر پر پہنچے تو وہاں آپ کی قبر سے نہ گذرے وہ کہتا ہے کہ میں نے چابک اپنے ہاتھ میں لیا اور مسلسل انہیں مارتا رہا یہاں تک کہ وہ چابک میرے ہاتھ میں ٹوٹ گیا لیکن خدا کی قسم آپ کی قبر کے اوپر سے وہ نہ گذرے اور نہ ہی اس کی طرف سے تجاوز کیا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور کتاب مناقب سے روایت ہے کہ

اور کربلا میں جو مال تھا اسے لے لیا اور کہا کہ قبر کو خزانے کی ضرورت نہیں ہے اور اسے لشکر پر خرچ کر دیا جب وہ نکلا تو وہ اور اس کا بیٹا راشد قتل ہو گیا۔

خاتمہ

توابین کے حالات، مختار کا خروج کرنا اور حسین علیہ السلام کے قاتلوں کو اس کا قتل کرنا اور ہم صرف اسی پر اقتصار کرتے ہیں جو کچھ ابن اثیر نے کامل میں ذکر کیا ہے۔

اس نے کہا ہے کہ توابین کا ذکر

کہا گیا ہے کہ جب حسین علیہ السلام شہید ہو گئے اور ابن زیاد نخیلہ سے اپنی لشکر گاہ سے واپس پلٹا اور کوفہ میں داخل ہوا تو شیعہ ایک دوسرے کو لعنت ملامت اور پشیمانی کا اظہار کرنے لگے اور انہوں نے سمجھا کہ ان سے ایک بہت بڑی غلطی ہوئی کہ انہوں نے حسین علیہ السلام کو دعوت دی اور پھر ان کی نصرت اور ان کی پکار پر لبیک نہیں کی یہاں تک کہ وہ جناب ان کے پہلو میں ہی شہید ہو گئے اور انہوں نے سمجھا کہ یہ ننگ و عار اور گناہ و معصیت کا داغ نہیں دھل سکتا جب تک کہ وہ انہیں قتل نہ کریں جو آپ کے قاتل ہیں یا وہ خود نہ قتل ہو جائیں پس وہ رؤساء شیعہ میں سے پانچ افراد کے ہاں جمع ہوئے سلیمان بن صرد خزاعی جو کہ صحابی رسولؐ تھے یہ مسیب بن نجبہ فزاری اور وہ حضرت علی علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے عبداللہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

بری لگی اور ان کے لیے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور ان کے ساتھ مل کر جنگ کی اور عبداللہ بن سعد بن نفیل شہید ہو گئے اور انہیں ربیعہ بن مخارق کے بھتیجے نے شہید کیا اور خالد بن سعد بن نفیل نے اپنے بھائی کے قاتل پر حملہ کیا اور تلوار کا اس پر وار کیا تو اس نے خالد کے گلے میں بانہیں ڈال پس اس کے ساتھیوں نے خالد پر حملہ کر کے اسے چھڑوا لیا اپنی کثرت کی بنا پر اور خالد کو انہوں نے شہید کر دیا اور علم یوں ہی پڑا رہا اور اس کے پاس کوئی نہیں تھا پس انہوں نے عبداللہ بن وال کو پکارا کہ جو جنگ کی آگ اپنے ساتھیوں کے ساتھ گرم کیے ہوئے تھا پس رفاعہ بن شداد نے حملہ کر کے اہل شام کو اس سے دور کر دیا تو وہ آیا اور اس نے اٹھایا تھوڑی دیر جنگ کی پھر اپنے ساتھیوں سے کہا وہ شخص وہ زندگی چاہتا ہے کہ جس کے بعد موت نہیں اور وہ راحت و آرام چاہتا ہے جس کے بعد کوئی دکھ تکلیف نہیں اور وہ سرور خوشی چاہتا ہے کہ جس کے بعد کوئی حزن و ملال نہیں تو وہ اللہ کا قرب حاصل کرے ان سے جنگ کر کے کہ جن لوگوں نے حرام کو حلال سمجھا جنت کی طرف چلو اور یہ عصر کے وقت کی بات ہے پس اس نے اور اس کے ساتھیوں نے حملہ کیا اور بہت سے مردوں کو قتل کیا اور انہیں دور کر دیا، اس کے بعد اہل شام ہر طرف سے ان کی طرف جھکے یہاں تک کہ انہیں اس جگہ پہنچا دیا کہ جہاں یہ تھے اور ان کی جگہ ایسی تھی کہ جس کی طرف صرف ایک ہی سمت سے آیا جا سکتا تھا جب شام ہوئی تو ان سے جنگ کرنے کی کمان ادھم بن محرز باہلی کو دی گئی اور اس نے اپنے سواروں اور پیادوں سے ان پر حملہ کر دیا پس ابن محرز، ابن وال تک پہنچا اور وہ اس آیت کی تلاوت کر رہا تھا۔

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا ۔ "جو اللہ کی راہ میں مارے گئے

Presented By: https://jafrilibrary.com

انہیں مردہ نہ سمجھو، اس سے ادہم بن محرز آگ بگولہ ہو گیا اور عبداللہ بن وال پر حملہ کیا ان کے ہاتھ پر ضرب لگا کر ہاتھ کاٹ دیا پھر ان سے ایک طرف ہو گیا اور کہا کہ میں تیرے بارے میں گمان رکھتا ہوں کہ تو اس بات کو دوست رکھتا تھا کہ تو اپنے گھر والوں کے پاس ہوتا ابن وال نے کہا کہ تو نے بہت برا گمان کیا ہے خدا کی قسم میں یہ پسند نہیں کرتا کہ تیرا ہاتھ میرے ہاتھ کی جگہ ہوتا مگر یہ کہ مجھے اتنا اجر ملے کہ جتنا میرے ہاتھ کے کٹنے میں ہے تا کہ تیرا بوجھ اور گناہ زیادہ ہو اور میرا اجر و ثواب عظیم ہو تو وہ اس بات سے بھی سیخ پا ہو گیا اور عبداللہ پر حملہ کر دیا اور انہیں نیزہ مار کر شہید کر دیا اور وہ آگے ہی بڑھ رہے تھے اور اپنی جگہ سے نہیں ہٹتے تھے اور ابن وال فقہاء اور عباد میں سے تھے جب وہ شہید ہو گئے تو رفاعہ بن شداد بجلی کے پاس آئے اور کہا کہ اب آپ علم اٹھائیں تو اس نے کہا کہ ہمیں پلٹ جانا چاہیئے شاید خدا ہمیں ان کے بدلے دن کے لیے جمع کرے تو عبداللہ بن عوف احمر نے اس سے کہا خدا کی قسم اگر ہم واپس مڑے تو ہلاک و تباہ ہو جائیں گے دشمن ہمارے کندھوں پر چڑھ آئیں گے اور ایک فرسخ تک پہنچنے سے پہلے ہم سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر ہم میں سے کوئی بچ بھی گیا تو عرب بدو اسے پکڑ کر ان کا قرب حاصل کریں گے۔ پس وہ چاروں طرف سے بند کر کے قتل کیا جائے گا یہ سورج غروب کے قریب پہنچ چکا ہے پس ہم اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر ان سے جنگ کرتے ہیں جب رات تاریک ہو گئی تو اول شب ہم اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر صبح تک چلتے رہیں گے اور ہم کافی آگے نکل جائیں گے اور ہر شخص اپنے ساتھی اور اپنے زخمی کو بھی اٹھا لے اور وہ جہت بھی ہم جان لیں کہ جس طرف ہم نے جانا ہے تو رفاعہ نے کہا آپ

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور جب مختار نے دیکھا کہ یزید بن حارث نے اسے کوفہ میں داخل ہونے سے روک دیا ہے تو وہ مزینہ قبیلہ احمس اور بارق کے گھروں کی طرف مڑا اور ان کے گھر علیحدہ علیحدہ تھے انہوں نے اس کے ساتھیوں کو پانی بھی پلایا لیکن مختار نے خود پانی نہیں پیا کیونکہ وہ روزہ سے تھا تو اجر بن شمیط نے ابن کامل سے کہا کیا تو اسے روزہ دار سمجھتا ہے اس نے کہا جی ہاں الخ

پس مختار نے کہا یہ جنگ کے لیے بہترین جگہ ہے تو ابراہیم نے کہا اس قوم کو خدا نے شکست دی ہے اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا ہے پس آپ ہمارے ساتھ چلیں خدا کی قسم قصر الامارہ کے اس طرف کوئی مانع و رکاوٹ نہیں ہے پس مختار نے وہاں پر بوڑھے کمزور بیمار اور گرانبار کو وہیں چھوڑا اور ان پر ابو عثمان نہدی کو اپنا جانشین بنایا اور ابراہیم کو اپنے آگے بھیجا اور ابن مطیع نے عمرو بن حجاج کو دو ہزار کی فوج میں بھیجا اور وہ ان پر نکل کر آیا تو مختار نے ابراہیم کو پیغام بھیجا کہ اس سے پہلو تہی کر لو اور اس کے سامنے کھڑے نہ ہو پس ابراہیم نے اس سے پہلو تہی اور اسے وہاں رہنے دیا اور مختار نے یزید بن انس کو حکم دیا کہ وہ عمرو بن حجاج کے آمنے سامنے کھڑا ہو پس وہ اس کی طرف گیا اور مختار ابراہیم کے پیچھے پیچھے چلا پھر جا کر خالد بن عبداللہ کے معلی والی جگہ ٹھہر گیا اور ابراہیم چلتا رہا تاکہ کوفہ میں کناسہ کی جانب سے داخل ہو تو شمر بن ذی الجوشن اس کی طرف مختار نے سعید بن منقذ ہمدانی کو بھیجا اور وہ اس سے جنگ کرتا رہا اور ابراہیم کی طرف پیغام بھیجا اور اسے چلتے رہنے کا حکم دیا تو ابراہیم چلتا چلتا شبث کی گلی میں پہنچ گیا تو اچانک نوفل بن مساحق دو ہزار کے دستہ کے ساتھ اور بعض

Presented By: https://jafrilibrary.com

نے کہا ہے پانچ ہزار کی فوج کے ساتھ اور صحیح بھی یہی ہے اس کے مقابلہ میں آیا اور ادھر سے ابن مطیع نے منادی کرانے کا حکم دیا اور لوگوں میں منادی کرائی کہ ابن مساحق سے جا ملو اور ابن مطیع نکل کر کناسہ میں جا ٹھہرا اور قصر الامارہ پہ سبت بن ربعی کو اپنا جانشین بنایا پس ابراہیم ابن مطیع کے قریب ہوا اور اپنے ساتھیوں کو گھوڑوں سے اترنے کا حکم دیا اور ان سے کہا تمہیں ہو لنا کی اور خوف میں نہ ڈالے یہ بات کہ تم سے کہا جائے شبث آل عتیبہ بن نہاس آل اشعث آل یزید بن حارث یا آل فلاں اہل کوفہ کے بڑے گھرانوں کا نام لیا آ گئے ہیں پھر کہا کہ ان لوگوں نے جب تلواروں کی دھار محسوس کی تو ابن مطیع کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے جس طرح بکری بھیڑیئے سے بھاگتی ہے پس انہوں نے ایسا ہی کیا اور ابراہیم نے اپنی قبا کا نچلا حصہ پکڑ کر اسے کمر کے پٹکے میں داخل کر لیا اور قبا زرہ کے اوپر تھی اور جب حملہ کیا تو تھوڑی دیر نہیں ہوئی کہ وہ بھاگ کھڑے ہوئے اور ایک دوسرے پر گر و چڑھ رہے تھے کوچوں کے موہنوں کے سامنے اور ایک دوسرے پر اژدھام کیے ہوئے تھے اور ابن اشتر ابن مساحق تک پہنچ گیا اور اس کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور اس پر تلوار بلند کی تو اس نے کہا اے ابن اشتر میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا میرے اور آپ کے درمیان کوئی کینہ و دشمنی ہے یا آپ نے کوئی خون کا بدلہ لینا ہے پس ابراہیم نے اسے چھوڑ دیا اور کہا کہ اسے یاد رکھنا اور وہ بھی اس کا تذکرہ کرتا رہا۔

اور ان کے پیچھے ہی کناسہ میں داخل ہوئے یہاں تک کہ بازار اور مسجد میں داخل ہو گئے اور ابن مطیع کا محاصرہ کر لیا کہ جس کے ساتھ اشراف اور قبیلوں کے

Presented By: https://jafrilibrary.com

خفف مارا گیا اور عبدالرحمٰن بن مخنف نے جنگ کی یہاں تک کہ زخمی ہو گیا اور لوگ اسے ہاتھوں میں اٹھا کر لے گئے اور وہ باسدھ تھا اور اس کے گرداگرد قبیلہ کے لوگوں نے جنگ کی اور اہل یمن کو بری طرح شکست ہوئی اور وادیعین کے گھروں سے پانچسو افراد قید ہوئے کہ جن کی مشکیں بندھی ہوئی تھیں اور انہیں مختار کے پاس لایا گیا تو مختار نے انہیں حاضر کرنے کا حکم دیا اور اس کے سامنے پیش کرنے کا حکم دیا اور کہا دیکھو ان میں سے جو بھی حسین علیہ السلام کے قتل کرنے میں موجود تھا تو اس کا مجھے بتاؤ پس ہر اس شخص کو قتل کیا جو ان میں سے حسین علیہ السلام کے قتل میں موجود تھا پس ان میں سے دو سو اٹھالیس افراد کو قتل کیا اور اس کے ساتھی ہر اس شخص کو قتل کرنے لگے جو انہیں اذیت و تکلیف پہنچاتا تھا،

جب مختار نے یہ سنا حکم دیا کہ جتنے قیدی باقی رہ گئے ہیں انہیں چھوڑ دیا جائے اور ان سے عہد و میثاق لیے کہ وہ مختار کے خلاف کسی دشمن کے ساتھ اکٹھے نہیں ہوں گے اور مختار اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کوئی باغیانہ حرکت اور دھوکہ بازی سے قتل وغیرہ نہیں کریں گے اور مختار کے منادی نے ندا کی جو اپنا دروازہ بند کرلے وہ امن میں ہے مگر وہ کہ جو آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے خون میں شریک ہوا تھا اور عمرو بن حجاج زبیدی چونکہ ان لوگوں میں سے تھا جو حسین علیہ السلام کی شہادت میں شریک ہوئے تھے لہٰذا وہ اپنی سواری پر سوار ہو کر واقعہ کے راستہ پر چل پڑا اور اس وقت تک اس کی خبر نہیں ملی اور بعض کہتے ہیں کہ مختار کے ساتھی اسے جا ملے اور وہ پیاس کی شدت سے گر پڑا اور انہوں نے اس کو ذبح کر کے اسکا سر لے لیا

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور جب فرات بن زحر بن قیس مارا گیا تو عائشہ بنت خلیفہ بن عبداللہ جعفیہ نے مختار کی طرف پیغام بھیجا اور اس سے سوال کیا کہ اسے اس کے دفن کرنے کی اجازت دی جائے مختار نے اجازت دے دی اور اس خاتون نے اسے دفن کیا اور مختار نے اپنا ایک غلام بھیجا کہ جسے زربی کے نام سے پکارا جاتا تھا شمر بن ذی الجوشن کی تلاش میں زربی کے ساتھ اس کے ساتھی بھی تھے پس جب شمر کے قریب پہنچے تو شمر نے اپنے ساتھیوں سے کہا مجھ سے دور ہو جاؤ شاید وہ مجھ میں طمع رکھتا ہے تو وہ اس سے دور ہو گئے پس زربی نے شمر میں طمع کیا پھر شمر نے حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور شمر وہاں سے چلا یہاں تک کہ شام کے قریب سدم میں اترا پھر وہاں سے چلا یہاں تک کہ ایک بستی میں اترا کہ جسے کلتانیہ کہا جاتا ہے جو نہر کے کنارے ایک ٹیلہ پر ہے پھر ان بستی والوں کی طرف کسی کو بھیجا اور مضبوط کام کرنے والا قاصد یا غیر مسلمان شخص ان میں سے لیا اور اس کو مارا اور کہا کہ میرا یہ خط مصعب بن زبیر کے پاس لے جاؤ پس وہ قاصد گیا یہاں تک کہ بستی میں داخل ہوا اور اس میں ابو عمرہ مختار کا فوجی افسر موجود تھا اور مختار نے اسے اس بستی کی طرف بھیجا تھا تاکہ وہ اس کے اور اہل بصرہ کے درمیان نگہبانی اور محافظت کا کام کرے یہ غیر مسلمان قاصد اس بستی کے ایک اور ڈاکیہ کو ملا اور اس سے شمر کے سلوک کی شکایت کی وہ یہ باتیں کر ہی رہا تھا کہ اچانک اس کے قریب سے ابو عمرہ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص جس کا نام عبدالرحمٰن بن ابو کنود تھا گذرا اس نے خط اور اس کا عنوان تھا مصعب بن زبیر کے لیے شمر کی جانب سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

ان میں سے ایک میں باندھے اور وہ سائل کو دے دی اور یہ شعر پڑھا۔
(خذھا فانی الیک معتذر واعلم بانی علیک ذو شفقة) یہ لے لو اور اس کے باوجود میں معذرت چاہتا ہوا ور تجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ میں تجھ پر شفقت و مہربانی رکھتا ہوں

پس سائل نے وہ درہم لے لیے اور یہ اشعار پڑھنے شروع کیے۔
(مطہرین نقیات شیابھم تجری الھلاة علیھم اینما ذکروا، وانتم السادة الاعلون عندکم، علم الکتاب ماوجاثت به السور من لم یکن علویا حسین تنبه، فماله فی قدیم الدھر مفتخر) وہ پاک و پاکیزہ ہیں ان کے دامن پر پلیدگی سے پاک صاف ہیں جہاں ان کا ذکر ہو ان پر درود بھیجا جاتا ہے تم وہ بلند ترین سید و سردار ہو کہ تمہارے پاس کتاب کا علم ہے اور جو کچھ اس کی سورتوں میں آیا ہے جو شخص علوی نہیں ہے قدیمی زمانہ سے اس کے لیے کوئی فخر کی بات نہیں ہے

اور شیخ فقیہ اقدم ابو محمد حسن بن علی بن شعبہ جو ہمارے متقدمین علماء میں سے ہیں اور کتاب تحف العقول کے مؤلف ہیں نے روایت کی ہے کہ حسین کی خدمت میں انصار میں سے ایک شخص آیا وہ چاہتا تھا کہ کسی حاجت کے بارے میں آپ سے سوال کرے تو آپ نے فرمایا اے بھائی انصاری بچا اپنے چہرے کو سوال کے لیے صرف کرنے میں (یا سوال کی ذلت سے) اور اپنی حاجت رقعہ میں لکھ کر لے آ میں انشاء اللہ تجھے خوش اور راضی کر دونگا پس اس نے آپ کو رقعہ لکھا اے ابا عبداللہ فلاں شخص کے میرے ذمہ پانچسو دینار ہیں اس نے بہت زیادہ اصرار کیا ہے لہذا آپ اس سے بات کریں کہ وہ کشادگی تک مجھے مہلت دے

Presented By: https://jafrilibrary.com

جب امام حسینؑ نے رقعہ پڑھا تو اپنے گھر کے اندر گئے اور ایک تھیلی نکالی جس میں ہزار دینار تھے اور اس سے کہا اس میں سے پانچسو دینار سے تو اپنا قرض ادا کر اور باقی پانچسو سے اپنے زمانہ کے خلاف مدد حاصل کر اور اپنی حاجت کسی کے سامنے پیش نہ کر مگر تین میں سے ایک صاحب دین، صاحب مروت اور صاحب حسب

مؤلف کہتے ہیں کہ آپ نے اپنے والد گرامی صلوات اللہ علیہ کی اقتداء کی ہے سائل کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنی حاجت لکھ کر لائے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور آپ سے عرض کیا اے امیر المؤمنین میری آپ کی خدمت میں ایک حاجت ہے تو آپ نے فرمایا اسے زمین پر لکھو کیونکہ میں واضح طور پر تمہیں ضرر و تکلیف میں دیکھ رہا ہوں اس نے زمین پر لکھا کہ میں فقیر و محتاج ہوں تو آپ نے فرمایا اے قنبر اس کو دو حلے و کپڑے دیدے پس اس شخص نے یہ اشعار پڑھنے شروع کیئے۔

کسوتنی حلة تبلی محاسنها فسوف اکسوك من حسن الثنا حللا
ان نلت حسن ثنائی نلت مکرمة ولست تبغی بما قد نلته بدلا
ان الثناء یسمی ذکر صاحبه کالغیث یحیی نداه السهل والجبلا
لاتزهد الدهر فی عرف بدأت به فکل عبد سیجزی بالذی فعلا

آپ نے مجھے ایسا لباس پہنایا ہے کہ جس کے محاسن پرانے ہو جائیں گے لیکن میں عنقریب اچھی تعریف کے کئی لباس آپ کو پہناؤں گا، اگر آپ نے میری حمد و ثنا حاصل کی ہے اور جو کچھ آپ نے حاصل کیا ہے آپ اس کا بدل نہیں چاہتے مدح و ثنا اپنے ساتھی کے ذکر کو زندہ رکھتی ہے جیسے کہ بارش کی تہری سہل و جبل

Presented By: https://jafrilibrary.com

لوگوں پر حملہ کر دیا اور یہ اتوار کے دن زوال آفتاب کے وقت کی بات ہے آپ انہیں مارتے بھی تھے اور یہ بھی اشعار پڑھتے تھے۔

راطعن بھا طعن ابیك تحمدء لاخیر فی الحرب اذا لم توقد بالمشرفی والقنا المسدد ء والضرب بالخطی والمھند اپنے باپ کی طرح نیزہ و تلوار مار تب تیری تعریف ہو گی وہ جنگ اچھی نہیں جس کی جگہ آگ نہ بھڑکے مشرقی تلوار اور سیدھے نیزے سے اور ضرب خطی نیزے اور ہندی تلوار سے ہو پھر آپ نے ان پر حملہ کیا یہاں تک کہ ان کے وسط میں پہنچ گئے اور ان میں ڈوب گئے پس لوگوں نے گمان کی جنگ کی پھر آپ ان کے درمیان سے نکلے جب کہ آپ کی تلوار ٹیڑھی ہو گئی تھی آپ نے اسے گھٹنے سے سیدھا کیا اور آپ کے اصحاب آپ کے گرد جمع ہو گئے اور عرض کیا اے امیر المومنین ہم آپ کی کفایت کرتے ہیں آپ نے ہم میں سے کسی کو کوئی جواب نہ دیا اور آپ کی دشمنوں پر نگاہ لگی ہوئی تھی پھر آپ نے دوبارہ حملہ کیا اور ان میں ہی گم ہو گئے پس ہم نے آپ کی تکبیر کی آواز سنی کچھ دیر کے بعد اور آپ کی گونج شیر کی گونج کی طرح تھی۔

مولف کہتے ہیں گویا شیخ حسین بن شہاب الدین نے اسی مقام کی طرف اشارہ کیا ہے امیر المومنین کی مدح میں

فخاض امیر المؤمنین بسیفہ ء لظاھا واملاك السمأله جند وصاح علیھم صیحة ھاشمیة ء تکاد لھا شم الشوامخ تنھد غمام من اعناق تھطل بالدماء ومن سیفہ برق ومن صوتہ رعد وصی رسول اللہ وارث علم ء وومن کان فی خم لہ الحل والعقد (امیر المومنین اپنی تلوار

Presented By: https://jafrilibrary.com

کے ساتھ جنگ کی آگ بھڑکانے میں لگس گئے اور آسمان کے فرشتے آپ کا لشکر تھے اور ان پر ہاشمی نعرہ مارا کہ قریب تھا اس سے بلند ترین پہاڑ پھٹ جائیں گردنوں کے بادل موسلہ دھار خون کی بارش برسانے لگے اور آپ کی تلوار سے بجلی اور آپ کی آواز سے اس کی کڑک تھی، رسول اللہ کے وصی اور ان کے علم کے وارث اور وہ کہ حل وعقد کا میدان تم میں جنہیں اختیار دیا گیا،،

پھر لوگ آپ سے الگ ہوئے اور آپ کے گرد پراگندہ ہوئے تو ہم آپ تک پہنچے اور کھڑے ہوئے تھے اور آپ کے وصن مبارک سے مست اونٹ اور نر شیر کی طرح اور سر کندھے اور دھڑ آپ کے گرد سے پشتوں پر اٹھائے جا رہے تھے پس ہم نے عرض کیا ہم آپ کی کفایت کریں گے اے امیرالمومنین تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم جو کچھ تم دیکھ رہے ہو اس سے میرا مقصد اللہ کی ذات اور آخرت کے گھر کے علاوہ کچھ نہیں پھر آپ واپس آگئے اور علم محمد کو دے دیا اور فرمایا اے خولہ کے بیٹے اس طرح حملہ کرو

مؤلف کہتے ہیں اگر آپ اس سے مزید چاہتے ہیں تو پھر آپ کی شجاعت میدان صفین میں خصوصاً لیلۃ الہریر میں دیکھو۔

راوی کہتا ہے ہم نے کسی رئیس کے بارے نہیں سنا جب سے خدا نے آسمان اور زمین پیدا کی ہے کہ اس کے ہاتھ سے اتنے افراد مارے گئے ایک دن میں جتنے آپ کے ہاتھ سے مرے جیسا کہ شمار کرنے والوں نے ذکر کیا ہے کہ آپ نے پانچسو سے زیادہ عربوں کے سردار بڑے لوگ قتل کیے اپنی تلوار کے ساتھ میدان سے نکلتے تو وہ ٹیڑھی ہوئی تھی تو فرماتے اس سے میں اللہ سے اور تم سے معذرت چاہتا ہوں میں نے چاہا کہ اسے توڑ دوں لیکن مجھے اس

Presented By: https://jafrilibrary.com

وہ روایت یاد آجاتی ہے جسے قعبر بن مزاحم نے جنگ صفین کے بارے میں زید بن وہب سے نقل کیا ہے وہ کہتا ہے کہ اس دن حضرت علیؑ میرے قریب سے گزر رہے تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے بیٹے بھی تھے اور اکیلا ربیعہ قبیلہ تھا اور میں دیکھ رہا تھا کہ تیر آپ کے بازو اور کندھے کے درمیان سے گزر رہے تھے اور آپ کا ہر بیٹا آپ کو اپنی جان کے ذریعہ بچاتا پس حضرت علیؑ اسے ناپسند کرتے اور آپ آگے بڑھ جاتے اور اس کے اور اہل شام کے درمیان ہو جاتے اور اپنے ہاتھ میں تیر لے کر پیچھے کی طرف پھینک دیتے اور آپ کو بنی امیہ کے مولیٰ اور غلام احمر نے دیکھ لیا اور وہ شجاع و بہادر تھا پس اس نے کہا خدا مجھے قتل کرے اگر میں اسے قتل نہ کروں لہٰذا وہ آپ کی طرف بڑھا تو حضرت علی کا غلام کیسان اس کی طرف نکلا دو نوطرف سے ضرب کا رد و بدل ہوا تو احمر نے اسے قتل کر دیا اور وہ حضرت علی کی طرف جھپٹا تاکہ آپ کو تلوار مارے آپ نے اس کی زرہ کی جیب کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اسے گھوڑے سے کھینچ کر اپنے کندھے پر ڈال دیا خدا کی قسم گویا میں اس کے دونو پاؤں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ حضرت کی گردن میں لٹک رہے ہیں پھر اسے زمین پر پٹخ دیا کہ جس سے اس کا کندھا اور بازو ٹوٹ گئے اور آپ کے بیٹے حسینؑ اور محمدؑ نے اسے تلواریں مار کر ٹھنڈا کر دیا گویا میں حضرت علیؑ کو کھڑے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور آپ کے دو نوشیر بچے اس شخص کو مار رہے ہیں جب اس کو مار دیا تو اپنے باپ کی طرف آئے انتھی

Presented By: https://jafrilibrary.com

تیسری فصل

حسینؑ کے اصحاب کی مدح اور ان میں بعض کے کچھ حالات

حسینؑ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم قیامت کے دن تمام شہداء کے سردار ہوں گے وہ خدا سے راضی ہیں اور خدا ان سے راضی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ شہادت حسینؑ کے اخبار میں ان کے بارے میں اپنے اس قول میں خبر دی اور وہ اس دن ایسی جماعت میں ہوگا گویا وہ آسمان کے ستارے ہیں جو قتل ہوتے ہیں ایک دوسرے کو اپنی جان کا ہدیہ دیتے تھے (یا ایک دوسرے کے پیچھے تیزی سے قتل ہوتے جاتے تھے) گویا میں ان کی لشکر گاہ کو اور ان کے ساز و سامان کی جگہ اور ان کی تربت کو دیکھ رہا ہوں۔

اور ابن عباس نے آنحضرتؐ کو حسینؑ کی شہادت کی رات عالم خواب میں دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں ایک شیشی اور بوتل ہے کہ جس میں آپ خون جمع کر رہے ہیں تو عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا ہے فرمایا یہ حسین اور ان کے اصحاب کے خون ہیں انہیں اٹھا کر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لے جاؤں گا۔

اور جناب ام سلمہ نے بھی، حضور کو دیکھا کہ آپ کا رنگ متغیر ہے اور آپ محزون و غمزدہ ہیں تو عرض کیا کیا وجہ ہے میں آپ کو متغیر حالت میں محزون و مغموم

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں سے کوئی چیز نہیں چاہتا کیونکہ اس کا میرے لیے کسی چیز کو پسند کرنا مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی چیز کو اپنے لیے پسند کروں اور یہی خالص رضا ہے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں پس حضرت موسیٰ ؑ نے اس سے کہا میں نے تجھ سے تجھے کہتے سنا ہے یا بار بار وصول اسے نیکی کرنے والے اور اے صلہ دینے والے یہ نیکی اور یہ صلہ کونسا ہے جو تجھے تیرے پروردیگار کی طرف سے پہنچا ہے تو اس نے کہا اس شہر میں میں کوئی ایسا شخص نہیں پاتا کہ جو مجھ اس کی ذات کے علاوہ جانتا ہو تو حضرت موسیٰ کو تعجب ہوا اور کہا واقعاً یہ اہل دنیا میں سب سے زیادہ عابد ہے۔

اور جس طرح حضرت موسیٰ کو تعجب ہوا اس سے کہ جو اللہ کی قضا و فیصلہ پر راضی تھا ہمیں تعجب ہے اس شخص سے کہ جو راضی ہوا اس چیز کے فیصلہ پر کہ جو نفسوں کے ضائع ہونے اعضاء و جوارح کے تلف ہونے اور اولاد و ازواج کے جدا ہونے تک پہنچانے تک پہنچانے والا تھا مثل زہیر بن قین بجلی مسلم بن عوسجہ اسدی ابو ثمامہ جلی مشہر حبیب بن مظاہر اور ان جیسے افراد رضی اللہ عنہم وابلغہم من رحمۃ اللہ غایۃ الرضا (خدا ان سے راضی رہے اور انہیں انتہائے درجۂ رضا تک پہنچائے) کیونکہ انہوں نے تو ہے کے سمندر دیکھے کہ جن کے نیچے دنیا کے بندے جل رہے تھے پس وہ ان میں گھس گئے قضا و قدر پر راضی ہوتے ہوئے اور رضائے الٰہی کے لیے اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے مولف کہتے ہیں کہ مناسب ہے کہ خصوصیت کے ساتھ عابس بن ابو شبیب شاکری بعض اللہ وجہہ کا ذکر بھی کیا جائے کیونکہ وہ رجال الشیعہ میں سے ہونے کے علاوہ رئیس شجاع خطیب عبادت گزار اور تہجد خواں تھے اور بتوشاکر

Presented By: https://jafrilibrary.com

جو قبیلہ ہمدان کی ایک شاخ ہے امیرالمومنین کی ولاء و محبت میں مخلص تھے اور وہ شجاعان عرب اور حامیان حق تھے اور انہیں فتیان الصباح کا لقب دیا گیا تھا اور عابس بہت بڑے بہادر تھے جب عاشور کے دن میدان جنگ میں آئے تو ان کی طرف کوئی شخص نہیں بڑھتا تھا پس تلوار سونتے ہوئے ان کی طرف نکلے اور ان کی پیشانی پر ضرب کا نشان تھا اور انہوں نے پکارنا شروع کیا کوئی مرد نہیں ہے کوئی مرد نہیں ہے تو عمر سعد نے پکار کر کہا وائے ہو تم پر اسے پتھر مارو پس ہر طرف سے ان پر پتھر برسنے لگے تو جب یہ کیفیت دیکھی تو اپنی زرہ اتار کر پھینک دی اور ان کی زبان حال کہتی تھی

آنچہ غیر از شورش و دیوانگی است — اندریں رہ روی در بیگانگی است
آزمودم مرگ من در زندگی است — چوں رہم زیں زندگی پائندگی است

وقت آگیا ہے کہ میں عریاں ہو جاؤں جسم کو چھوڑ کر جان بن جاؤں جو کچھ شورش و دیوانگی کے علاوہ ہے اس راستہ میں جانا بیگانگی ہے میں نے آزمایا ہے کہ میری موت زندگی میں ہے اس زندگی سے نجات پاؤں تو پائندگی اور ہمیشگی ہے۔

پھر لوگوں پر بھرپور حملہ کر دیا۔۔۔۔۔۔ راوی کہتا ہے خدا کی قسم میں نے اسے دیکھا کہ دو سو سے زیادہ افراد کو وہ دھکیل رہا تھا پھر وہ ہر طرف سے اس کی طرف مڑے تو وہ شہید ہو گیا خدا کی رحمت اس پر نازل ہو۔۔۔۔

آپ پر سلام ہو اے عابس بن ابو شبیب شاکری میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اس راستہ پر چلے کہ جس پر اصحاب بدر اور اللہ کی راہ میں جہاد

Presented By: https://jafrilibrary.com

کرنے والے گزرے۔

محمد بن اسحاق سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ عوف بن حارث جو کہ عفراء کا بیٹا ہے اس نے جنگ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہا یا رسول اللہ بندے کی کونسی چیز خدا کو اچھی معلوم ہوتی اور وہ اسے پسند کرتا ہے تو آپ نے فرمایا اس کا اپنا ہاتھ دشمن کے خون میں ڈبونا جب کہ وہ زرہ نہ پہنے ہوئے ہو عوف نے اپنی زرہ جو پہن رکھی تھی اتار کر پھینک دی پھر تلوار لے کر دشمن سے جنگ کرنے لگا یہاں تک کہ شہید ہو گیا اس پر خدا کی رحمت نازل ہو۔

اور معلوم ہونا چاہیئے کہ شوذب شاکر کا قبیلہ مولی (ان میں آکر رہا تھا) یا ان کا ہم قسم تھا نہ کہ عابس کا ملازم یا غلام تھا اور شاید اس کا مقام و مرتبہ عابس سے زیادہ تھا کیونکہ اس کے حق میں علماء نے کہا کہ وہ شیعوں میں تقدم رکھتا تھا۔

اور کتاب ابصار العین میں ہے کہ شوذب رجال شیعہ اور ان کے رؤساء میں سے اور گنے چنے شاہسواروں میں سے تھا اور وہ حافظ حدیث اور اس کا امیر المومنینؑ کی جانب سے حامل تھا۔

اور مؤلف الحدائق الوردیہ کا کہنا ہے کہ شوذب شیعوں کے لیے بیٹھتا تھا اور وہ اس سے آکر حدیث کی تعلیم حاصل کرتے اور وہ ان کا چہرہ مہرہ تھا

Presented By: https://jafrilibrary.com

چوتھی فصل

بہترین عمل

(قطب راوندی نے کتاب الدعوات میں کہا ہے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کبھی تو نے میرے لیے بھی کوئی عمل کیا ہے عرض کیا نماز تیرے لیے پڑھی روزہ تیرے لیے رکھا صدقہ تیرے لیے دیا اور ذکر تیرے لیے کیا اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ نماز تیری دلیل و برہان ہے اور روزہ تیرے لیے ڈھال ہے اور صدقہ تیرے لیے سایہ ہے اور ذکر تیرے لیے نور و روشنی ہے پس میرے لیے تو نے کونسا عمل کیا ہے حضرت موسیٰ نے عرض کی مجھے رہنمائی فرما اس عمل کی طرف جو تیرے لیے ہے ارشاد ہوا اے موسیٰ کیا تو نے میرے ولی دوست سے دوستی اور میرے دشمن سے دشمنی بھی کبھی رکھی ہے تو حضرت موسیٰ نے جان لیا کہ تمام اعمال سے افضل اللہ کے لیے محبت و دوستی اور اللہ کے لیے بغض و دشمنی ہے اور اسی کی طرف اشارہ کیا ہے امام رضاؑ نے اپنے مکتوب میں کن محبا لال محمد وان کنت فاسقاً محباً لمحبیھم وان کانوا فاسقین آل محمد کا محب و دوست ہو جا چاہے تو فاسق بھی ہو اور ان سے محبت کرنے والوں سے محبت کر چاہے وہ فاسق ہوں۔

اور شجون الحدیث سے منقول ہے کہ یہ مکتوب اور آپ کا خط اب بھی بعض اہل کرمند کے پاس موجود ہے جو ایک بستی ہے ہمارے اطراف میں اصفہان

Presented By: https://jafrilibrary.com

ماہی کی طرف اور اس خط کا قصہ یہ ہے کہ اس گاؤں کا ایک شخص جمال تھا۔ ہمارے مولا ابوالحسن رضا علیہ السلام کا جب آپ خراسان کی طرف آرہے تھے جب اس نے واپس جانا چاہا تو آپ سے عرض کیا اے فرزند رسول لہٰذا مجھے مشرف کیجئے اپنے خط میں سے کس چیز کے ساتھ کہ جس سے میں برکت حاصل کروں اور وہ شخص عامر (اہل سنت) میں سے تھا تو آپ نے اسے یہ تحریر دی تھی)

قطب راوندی رحمہ اللہ نے ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود سے اس کے باپ سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ کو حکم دیا کہ وہ ایک گرجے میں داخل ہو کہ ایک شخص جنت میں داخل ہو سکے جب آپ داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ ایک جماعت بھی تھی اور وہاں یہودی تورات کی تلاوت کر رہے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ کی تعریف و توصیف تک پہنچے تھے جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو رک گئے اور اس گرجے کے کونے میں ایک بیمار شخص بھی پڑا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کیا ہوا تمہیں کہ رک گئے تو بیمار نے کہا وہ نبی صلعم کی امت کی تعریف تک پہنچے تھے کہ رک گئے پھر وہ بیمار گھٹنوں کے بل چلتا ہوا آیا یہاں تک کہ اس نے تورات لے کر اسے پڑھا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ اور آپ کی امت کی آخری صفت تک پہنچا اور کہا یہ آپ کی امت کی تعریب و توصیف ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں اس کے بعد وہ بیمار مر گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے (اپنے اصحاب سے) کہا اپنے بھائی کے غسل و کفن وغیرہ کا انتظام و انصرام کرو۔

(بحار ۶۶/۶۵۲)

Presented By: https://jafrilibrary.com

مؤلف کہتے ہیں کس قدر مشابہت ہے اس بیمار آزاد مرد کی حالت حر بن یزید ریاحی کی حالت کے ساتھ جیسا کہ سبط بن جوزی نے تذکرہ میں ذکر کیا ہے اس نے ذکر کیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام شبیث بن ربعی، حجار، قیس بن اشعث یزید بن حارث کو یہ تعداد دینے کے بعد کہ کیا تم نے مجھے لکھا نہیں تھا کہ پھل پک چکے ہیں اور سبزہ لہلہا رہے ہیں اور آپ تیار شدہ لشکر پر پہنچیں گے پس آپ آئے اور ان ملاعین نے آپ کے جواب میں کہا کہ ہم نے نہیں کیا اور ہمیں پتہ نہیں آپ کیا کہتے ہیں راوی کہتا ہے اور حر بن یزید یربوعی ان کے سرداروں میں سے تھا تو اس نے کہا ہاں خدا کی قسم ہم نے خطوط لکھے اور ہم ہی آپ کو یہاں لے آئے ہیں پس خدا باطل اور اس کے اہل کو دور رکھے خدا کی قسم میں دنیا کو آخرت پر ترجیح نہیں دونگا پھر اس نے اپنے گھوڑے کے سر پر چابک مارا اور حسین علیہ السلام کے لشکر میں داخل ہو گیا تو حسین علیہ السلام نے اس سے فرمایا اہلاً وسہلاً تو خدا کی قسم دنیا و آخرت میں حر ہے انتھی

معلوم ہونا چاہیئے کہ چونکہ ہمارے مولا حسین علیہ السلام باب وسیلہ تھے اور رحمت کے خزانوں کی چابی تھے اور ہدایت کے چراغ اور نجات کی کشتی تھے تو بعید نہیں کہ اکثر جو آپ کے بارے میں رقت و نرمی اور گریہ کرنا اور مطالبہ و اصرار کرنا کہ مجھے چھوڑ دو اور مجھے قتل نہ کرو ان لوگوں پر شفقت و مہربانی کہ ان قبیح جرائم کے مرتکب نہ ہوں کہ جن کی عالم انسانیت کی کوئی بدترین امت بھی مرتکب نہیں ہوئی اور شاید یہی راز ہے آپ کے بار بار کے استغاثہ کا اور ناصر و معین طلب کرنے کا کیونکہ آپ کو اپنے نفس مقدس کے باقی رہنے کا حرص و طمع نہیں تھی بلکہ ان کی نجات اور ان میں سے بعض کی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

التماس سورہ فاتحہ برائے تمام مرحومین

۱] شیخ صدوقؒ
۲] علامہ مجلسیؒ
۳] علامہ اظہر حسین
۴] علامہ سید علی نقی
۵] بیگم و سید عابد علی رضوی
۶] بیگم و سید احمد علی رضوی
۷] بیگم و سید رضا امجد
۸] بیگم و سید علی حیدر رضوی
۹] بیگم و سید سبط حسن
۱۰] بیگم و سید مردان حسین جعفری
۱۱] بیگم و سید جبار حسین
۱۲] بیگم و مرزا توحید علی
۱۳] سید حسین عباس فرحت
۱۴] بیگم و سید جعفر علی رضوی
۱۵] سید نظام حسین زیدی
۱۶] سیدہ ہما زہرہ
۱۷] سیدہ رضویہ خاتون
۱۸] سید نجم الحسن
۱۹] سید مبارک رضا
۲۰] سید تہنیت حیدر نقوی
۲۱] بیگم و مرزا محمد ہاشم
۲۲] سید باقر علی رضوی
۲۳] بیگم و سید باسط حسین
۲۴] سید عرفان حیدر رضوی
۲۵] بیگم و اخلاق حسین
۲۶] سید ممتاز حسین
۲۷] بیگم و سید اختر عباس
۲۸] سید محمد علی
۲۹] سیدہ رضیہ سلطان
۳۰] سید مظفر حسنین
۳۱] سید باسط حسین نقوی
۳۲] غلام محی الدین
۳۳] سید ناصر علی زیدی
۳۴] سیدہ زیر حیدر زیدی
۳۵] ریاض الحق
۳۶] خورشید بیگم

Presented By: https://jafrilibrary.com